اے۔ جاگیردار پکچرز کا بہترین وشاندار ڈرامہ

बिरहा की रात

برہا کی رات

اداکار

نرگس۔ دیوآنند۔ جاگیردار

وغیرہ وغیرہ

خلاصہ و گانے

(قیمت ۱/)

رتن اینڈ کو بکسیلرز دریبہ کلاں دہلی

گانے

نمبر ۱

اُن کا قصور تھا نہ ہمارا قصور تھا
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھا ضرور تھا
بس دیکھتے ہی دِل میرا دیوانہ ہو گیا
پہلی مُلاقات کا بہانہ ہو گیا
دِل کی بات لب پہ آئی آ کے رہ گئی
لب جو بات کہہ نہ سکے آنکھ کہہ گئی
بس اِتنی سی بات کا فسانہ ہو گیا
پہلی مُلاقات کا ....
جادو بھرے نینوا کو مان گئے ہم
پیار کسے کہتے ہیں یہ جان گئے ہم
آج سماں اور بھی سُہانا ہو گیا۔
پہلی مُلاقات کا ....

نمبر ۲

چھوٹا سا فسانہ ہے تیرے میرے پیار کا
اور ہی ترانہ ہے تیرے میرے پیار کا

یہ کون میرے باغ میں بہار بن کے آ گیا
یہ کون مسکرا کے میری زندگی پہ چھا گیا
کہ دل میں اک اُمنگ ہے تو ہونٹوں پہ ترانہ ہے
چھوٹا سا فسانہ ہے ......
یہ کس نے چپکے چپکے مجھے بیقرار کر دیا
یہ کس نے چوری چوری میرے دل پہ وار کر دیا
مزے کی بات دیکھئے۔ کہ دل میرا نشانہ ہے
چھوٹا سا فسانہ ہے ......
یوں ہی بدل نہ جائے کہیں دل میرے حضور کا
کہیں قصور بن نہ جائے پیار بے قصور کا
پکارتا ہے دل میرا۔ کہ تو ہے تو زمانہ ہے
چھوٹا سا فسانہ ہے ....

نمبر ۳

چھورا:۔ سجنیاں کت بھاگے۔ کر کے میرا دل چوری
چھوری:۔ بلموا ڈر لاگے۔ تو چھورا۔ میں چھوری
چھورا:۔ سجنیاں کت بھاگے ......
او ساجن کی جان۔ تیرے قربان۔ تجھے ڈر کا ہے کا
کہنا میرا مان۔ نہ بن نادان۔ [illegible]

آشاؤں کے تار ملا کے ۔ باندھے پیار کی ڈوری
چھوری :- بلمواڈر لاگے ....

چھورا :- رُت مستانی ۔ بھری جوانی ۔ خالی بیت نہ جائے
چھوری :- بیت بھی جائے میری بلا سے ۔ تُو کاہے گھبرائے
نظر ملا کے نظر چُرانا ۔ یہ تیری کمزوری

چھورا :- جو بالم سجنی کی خاطر رات بھر جاگے
چھوری :- اُس بالم کو ظالم بنتے ۔ ذرا دیر نہ لاگے
بُری لگے یا بھلی ۔ مگر میں بات کہوں گی گوری

چھورا :- ہوگا کوئی آول نمبر کا ایسا ہرجائی
لیتو جیتو دھوبی نائی ۔ یا گنجو حلوائی
ہاتھ پکڑ کر کبھی نہ چھوڑوں ۔ موہے قسم ہے تیری
سجنیاں کت بھاگے

چھوری :- دنیا سے تو نہیں ڈرے گا ۔ چھورا :- نہیں ڈروں گا
" :- میں جو کہونگی وہی کریگا " :- وہی کروں گا
" :- مار ہاتھ پہ ہاتھ ہوا اب ڈر کاہے کا

نمبر ۴

ٹھہر او جانے والے اِک میری فریاد سُنتا جا
اگر وعدہ وفا کا نبھہ نہ سکا تھا ۔ کیا کیوں تھا

یوں ہی برباد کرنا تھا تو دل میرا لیا کیوں تھا۔
ذرا او بیوفا حال دل برباد سنتا جا۔ ٹھہر . . . . .
کسے معلوم تھا سازِ تمنا ٹوٹ جائے گا
محبت رُوٹھ جائیگی نصیبا پھوٹ جائیگا
میری پھوٹی ہوئی تقدیر کی فریاد سنتا جا۔
ٹھہر او جانے والے . . . . .
تجھے میری قسم بھولے سے مجھکو یاد مت کرنا
میرے اُجڑے ہوئے دل سے مبارکباد سنتا جا
ٹھہر او جانے والے

نمبر ۵

کسے معلوم کیا انجام ہوگا زندگانی کا
جوانی میں ہمیں کرنا پڑا ماتم جوانی کا
درد کیوں اُٹھتا ہے دل میں آنکھ بھر آتی ہے کیوں
بھولنے پر بھی کسی کی یاد تڑپاتی ہے کیوں
جب ہمارے پیار کی دنیا اجڑ کر رہ گئی
پھر کسی کی یاد دل پر تیر برساتی ہے کیوں
کیوں نہیں ملتا کنارا زندگی کی ناؤ کو
زندگی کی ناؤ طوفانوں سے ٹکراتی ہے کیوں

نمبر ۱۶

اِک بار یگانہ ملتی ہیں۔ اِک بار محبت ہوتی ہے
اِک بار اُمیدوں کی رانی۔ پھولوں کی سیج پہ سوتی ہے
اِک بار یہ شعلہ اُٹھتا ہے۔ اِک بار یہ جادو چلتا ہے
اک بار یہ سودا ہوتا ہے۔ اِکبار یہ پودا پھلتا ہے
ہر سال چمن میں آتی ہے۔ بن ٹھن کے بہاروں کی رانی
اِک بار جھلک دِکھلاتی ہے لیکن یہ جوانی مستانی
کِتنا ہی گُھل مِل جائے کوئی۔ بیگانے ہیں پھر بیگانے
اِس بھید کو دُنیا کیا سمجھے اِس راز کو دُنیا کیا جانے

شنکھراء
نمبر ۱۷

جہاں میں جن کی اُمیدوں کے بیڑے پار ہو لیتے ہیں
وہ خوش قسمت ہزاروں میں کہیں دو چار ہو لیتے ہیں
بہت پُر درد ہے اے سُننے والو داستاں میری
ہزاروں رنج ہیں اور ایک جانِ ناتواں میری
سفر تو زندگی کا تو لئے بجتا بجتے والے
ذرا یہ بھی بتا دیتا کہ منزل ہے کہاں میری
محبت اور ناکامی جوانی اور بربادی
انہی دو چار لفظوں میں چھپی ہے داستاں میری

نمبر ۸

دِل جوانی نشے سے چُور ہے
کون کہتا ہے کہ دِلّی دُور ہے
جب سے یہ ظالم جوانی آ گئی
ہر ادا کو چھیڑ کھانی آ گئی
آنکھ لڑنے کے لیے مجبُور ہے
کون کہتا ہے کہ دِلّی دُور ہے
ہم نے دِل جس کے حوالے کر دیا
اُس نے زخموں سے کلیجہ بھر دیا
دیکھیئے قسمت کو کیا منظور ہے
کون کہتا ہے کہ دِلّی دُور ہے
جو حسیں دیکھا اُسے اپنا کیا
چار باتیں کر کے دِل بہلا لیا
بس ہمارا تو یہی دستور ہے
کون کہتا ہے کہ دِلّی دُور ہے

(ختم شد)